بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۱ | ۲۳ ماہ تبوک ۱۳۲۲ ہش | ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۶۲ھ | ۲۳ ستمبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۲۴

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۲ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق صبح ½۸ بجے بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے گلے کی تکلیف میں بھی افاقہ ہے۔ الحمد للہ

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کو پہلے سے افاقہ ہے لیکن کل پھر طبیعت کچھ خراب ہوگئی تھی۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۔ ۲۲ ماہ تبوک۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ اور سر درد کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

رمضان کا آخری عشرہ شروع ہو چکا ہے۔ قادیان کی مساجد میں بہت سے احباب اور مستورات اعتکاف بیٹھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

غیر احمدیوں کے قبرستانوں میں احمدیوں کے مُردوں کے دفن ہونے کا سوال

بحث مباحثہ کا طریق چھوڑ کر دکھ اور درد کے ساتھ تبلیغ کی جائے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۷ ظہور ۱۳۲۲ ہش بمقام ڈلہوزی
اگست ۱۹۴۳ء

(مرتبہ مولوی نور الحق صاحب مولوی فاضل)

تشہد اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اس ہفتے میں ڈلہوزی میں

ایک افسوسناک واقعہ

جماعت کے متعلق ہوا ہے۔ خانصاحب عبدالمجید صاحب کی لڑکی کی وفات ہوئی۔ اپنی ذات میں کسی دوست اور عزیز کی وفات صدمے والی بات ہوتی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ زائد بات کہ غیر احمدیوں نے اپنے مقبرے میں دفن کرنے سے روکا اور مقابلہ کیا وفات کو زیادہ افسوسناک بنا دیتی ہے۔

جہاں تک اس خیال کا تعلق ہے کہ احمدی چونکہ کافر ہیں اس لئے وہ ان کے مقبروں میں دفن نہیں ہو سکتے۔ میں اس کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ کیونکہ یہ بات ان کے

لیڈروں کی آراء کے خلاف

ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ ہمیں کافر کیوں کہتے ہو اور ہمارے پیچھے نمازیں کیوں نہیں پڑھتے۔

اگر احمدیوں کے مُردے ان کے مقبروں میں دفن نہیں ہو سکتے۔ تو پھر ان کا یہ کہنا کہ ہمیں کافر کیوں کہتے ہو۔ اپنی بات کی آپ ہی تردید کرنا ہے۔ جو تعلیم یافتہ لوگ ہیں۔ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ان کا یہ اعتراض حق ہے۔ تو انہیں اپنی قوم کو مجبور کرنا چاہیئے۔ کہ احمدیوں کو اپنے مقبروں میں دفن کرنے سے نہ روکیں۔ اگر وہ ایسا نہ کریں گے۔ تو وہ گویا اقرار کر لیں گے کہ جب وہ اعتراض کر رہے ہوتے ہیں تو کسی اصل کی پابندی نہیں کر رہے ہوتے۔ اگر وہ اسی رویہ کو پھر بھی اختیار کریں۔ تو ہمیں کہنا پڑے گا۔ کہ ان کا عقیدہ معقولیت سے خالی ہے۔ کیا ان میں سے کوئی بھی جو عقل سے کام لے رہا ہو یہ بات ذہن میں لا سکتا ہے۔ کہ وہ مُردہ جو زندہ ہونے کی حالت میں ان کے عقیدہ کے رُو سے اُن کے زندوں کے قابل تھا۔ جب وہ مر گیا۔ تو مُردوں کے پاس اُسے اس واسطے دفن نہ ہونے دیا جائے۔ کہ وہ مُردوں کو خراب کرے گا۔ اگر وہ ایسا کہتے ہیں۔ تو یہ

ایک مجنونانہ خیال

ہے۔

وہ شاید ایک جواب دیں۔ کہ تم ہمیں کافر کہتے ہو۔ اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ تمہارے مردے ہمارے قبرستانوں میں دفن نہیں ہو سکتے۔ لیکن یہ بات بھی غلط ہے۔ اول کفر کا فتوےٰ ہماری طرف سے نہیں۔ ان کی طرف سے شائع شدہ [illegible] وہ یہ ثابت کریں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلے لکھا ہو۔ کہ میں ان کو کافر قرار دیتا ہوں۔ لیکن آج تک ایک انسان بھی اُن میں سے نہیں نکلا۔ جو یہ ثابت کر سکا ہو لیکن جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان پر ابتداء کرنے کا الزام لگایا ہے۔ وہاں یہ بھی لکھا ہے کہ جو ان میں سے سچے طور پر یہ خیال رکھتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو کافر نہیں کہنا چاہیئے۔ ان کا فرض ہے۔ کہ اس صورت میں

ان علماء کے کافر ہونے کا نام بنام اعلان

کریں۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور آپ کی جماعت کو کافر قرار دیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی انکے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا لازمی نتیجہ یہ قرار دیا ہے۔ کہ اگر وہ اُن کو کافر قرار دیں گے۔ تو ان کو یہ ماننا پڑے گا۔ کہ میں مفتری نہیں ہوں۔ کیونکہ افترا کرنے والا کافر ہوتا ہے۔ اس اعلان کے بعد اگر وہ مجھے نہ مانیں گے تو وہ خدا تعالیٰ کے

کھلے نشانات کے منکر

قرار پائیں گے۔ اور ایک دوسری وجہ اپنے کفر کی پیدا کریں گے۔ ہاں اس کے بعد ایک راہ ان کے لئے رہ جائے گی۔ کہ وہ ثابت کریں۔ کہ بانئ سلسلہ احمدیہ پاگل تھے۔ کیونکہ پاگل پر کفر کا فتویٰ نہیں لگتا۔ کئی پاگل ہوتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ عورت ہو گئے ہیں۔ وہ فلک کا ڈلا ہو گئے ہیں۔ پہاڑ ہو گئے۔ لیکن کوئی اعتراض نہیں کرتا کہ وہ اپنے دعویٰ کی وجہ سے کافر ہو گئے ہیں۔ اور نہ وہ اپنے دعووں کی وجہ سے اسلامی

حقوق سے محروم

کئے جاتے ہیں۔ لیکن اگر وہ پاگل قرار نہ دے سکیں۔ تو پھر ان کے پاس ایک ہی چارہ ہے۔ کہ وہ یہ کہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو وحی ہوتی تھی وہ سچی تھی۔ لیکن باوجود اس کے ہم نہیں مانتے جب وہ اس مقام پر پہنچیں گے۔ تو لازماً ہمارا مقبرہ اور ہماری نمازیں اُن سے جدا ہو جائیں گے۔ الغرض ان کا اس قسم کا سوال اُٹھانا ہی آپ اپنی تردید کرنا ہے۔ باقی رہا مقبروں میں دفن ہونا۔ تو میں تو ایک مسلمانوں کے مقبرے میں

ایک عیسائی کا دفن ہونا

بھی اگر اس کے لئے اور کوئی جگہ نہ ہو درست سمجھتا ہوں۔ غیر احمدی یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ تم اپنے مقبروں میں غیر احمدیوں کو دفن نہیں ہونے دیتے۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ کوئی غیر احمدی مرا ہو۔ اور اس کے دفن کرنے کی کوئی جگہ نہ ہو۔ اور احمدیوں کی طرف سے اُسے دفن ہونے سے روکا گیا ہو۔

ہماری طرف سے جہاں دفن کرنے کی ممانعت ہے۔ وہ بہشتی مقبرہ ہے۔ لیکن وہاں تو ہر احمدی بھی دفن نہیں ہو سکتا۔ ہمارے مقبرے میں اگر کسی کو دفن کرنے سے اس وقت روکا جائے۔ جبکہ دوسرے کے پاس جگہ نہ ہو۔ تو میں اسے ظلم کہوں گا۔ قادیان میں اگر کوئی غیر احمدی مرے۔ اور اس کے لئے جگہ نہ ہو۔ تو میں لوگوں کو مجبور کروں گا۔ کہ وہ اسے دفن کریں۔ اگر ایک عیسائی مر جائے۔ اور اسکے دفن ہونے کے لئے جگہ نہ ہو۔ تو میرے نزدیک اس کے لئے جگہ کا انتظام کرنا اور اس کو دفن کرنے کا انتظام کرنا بھی

ہماری جماعت کا فرض

ہوگا۔ اگر ایسا کرنا ان کی طاقت میں ہو۔ لطیفہ یہ ہے۔ کہ ایک زندہ ہمارے گھر میں آتا ہے۔ ہمارے میز پر کھانا کھاتا ہے۔ لیکن جب وہ زندگی سے جدا ہو جاتا ہے۔ اور مر جاتا ہے۔ تو کہتے ہیں کہ وہ مقبرے میں دفن نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ مقبرہ جنت کا نام نہیں۔ مقبرہ نام ہے جسم کے دفن ہونے کی جگہ کا۔ تاکہ اسے چیل نہ کھائے۔ کتے نہ کھائیں۔ روحانی مقبرہ اور ہوتا ہے۔

غیر احمدیوں کے مقبرے میں

کنجنی بھی دفن ہوتی ہے۔ چور بھی۔ ڈاکو بھی پس کسی کو مقبرے میں دفن ہونے سے روکنا درست نہیں۔ کوئی غیر مذہب کا آدمی اگر اس کے پاس جگہ نہ ہو۔ اور اس پر یہ حالت ہو۔ کہ اس کو دفن کرنے کے لئے جگہ نہ ملے۔ تو میں جماعت کو یہ اجازت نہیں دے سکتا کہ وہ اس کو دفن کرنے سے روکیں۔ اور میں حکماً اس کو دفن کرواؤں گا۔ ہاں قوم کا حق ہے۔ کہ وہ شرارت کو روکے۔ مثلاً قادیان کے مقبرے کے لئے غیر احمدیوں کے پاس جگہ ہے۔ وہ وہاں دفن کر سکتے ہیں۔ اگر وہ وہاں مردہ دفن نہ کریں۔ تو یہ ان کی شرارت ہوگی۔ پھر بعض دوسری جگہوں پر تو زمین پر کچھ بھی آتا ہے۔ لیکن ڈلہوزی میں تو کچھ خرچ بھی نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان کو کمیٹی کی طرف سے مفت زمین ملی ہوئی ہے۔

پس یہ جو واقعہ ہوا ہے

انسانیت کے خلاف

ہے۔ اس سے ہماری جماعت کی آنکھیں بھی کھلنی چاہئیں۔ اور تبلیغ کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اس وقت ایک لاکھ کے قریب گورنمنٹ کے اندازہ کے مطابق پنجاب میں جماعت ہے۔ اور ہمارے اندازے کے مطابق

تین چار لاکھ

اگر ایک ایک آدمی ہر سال جماعت میں داخل کیا جاتا۔ تو ۱۰۔۱۱ سال کے اندر اندر سارا پنجاب احمدیت میں داخل ہو جاتا۔ جو لوگ تبلیغ کرتے ہیں۔ وہ بے موقعہ بحث کرتے ہیں۔ یہاں ایک سکھوں کے گرو آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے میرے پاس شکائت کی ہے۔ کہ ان کے پاس ہمارے نوجوان گئے۔ اور انہوں نے ان سے بحث کی۔ اور یہ کہ ان کا طریق بحث کرنیکا نہیں کیونکہ وہ صوفیوں کی طرف توجہ کرتے ہیں (وہ یہ کہتے ہیں کہ پہلے ہمارے اندر شامل ہو جاؤ پھر گرو تم کو اوپر لے جائیں گے) اس لئے ان کو شکائت ہے۔ کہ احمدی نوجوانوں نے انہیں دق کیا۔ شائد ہمارے نوجوانوں نے ان کے مذہب کو کوئی نیا مذہب سمجھا۔ حالانکہ یہ بات نہ تھی۔ وہ تو ایک صوفیاء کی طرح فرقہ اپنے کو ظاہر کرتے ہیں۔ ہماری جماعت کے ایک طبقہ کے اندر یہ بات پیدا ہو گئی ہے کہ وہ

جا و بے جا بحث

شروع کر دیتا ہے۔ حالانکہ بحث مباحثہ تبلیغ نہیں۔ تبلیغ تو ایک جذبہ کا نام ہے۔ انسان سوچتا ہے۔ کہ میرا بھائی جہنم میں جائے گا۔ وہ اپیل کرتا ہے اچھے جذبات سے اچھے خیالات سے اس میں دکھ اور درد اور سیدھی سادی سچائی ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ کہ مجھے

خدا تعالےٰ نے بحث مباحثے سے روکا ہے۔

اگر مباحثہ اچھی بات تھی۔ تو روکا کیوں گیا۔ ہاں اگر کوئی پیچھے پڑ جائے تو اور بات ہے۔

پس اپنی بات سچائی کے ساتھ دکھ اور درد کے ساتھ پیش کریں۔ ہماری آواز میں اور عمل میں دکھ ہو۔ تب وہ سچائی نتیجہ خیز ہو سکتی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ جماعت نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ میں نے شروع سال میں جماعت کو کہا تھا۔ کہ اس سال

تبلیغ پر خاص زور

دینا چاہیئے۔ اور ہر فرد کو تبلیغ کرنی چاہیئے۔ لیکن چونکہ میں بیمار ہو گیا۔ اور جماعت کو جگا نہ سکا۔ اس لئے نتائج پچھلے سال سے کم ہیں۔ اب تک آٹھ سو آدمیوں نے بیعت کی ہے حالانکہ گزشتہ سال اس سے دوگنے سے زیادہ بیعت ہوئی تھی۔ گویا ۴۰ فی صدی تبلیغ رہ گئی ہے۔ حالانکہ زمانہ کے حالات اس سُرعت سے بدل رہے ہیں۔ کہ اگر ہم نے

جلدی سے جماعت کو مضبوط

نہ کیا۔ تو آئندہ جماعت کو پہلی جماعتوں کے مصائب کے نظارے دیکھنے پڑیں گے۔ اور اس کی ذمہ واری ان ماں باپ پر ہوگی۔ جو آج ہیں۔ اور آئندہ آنے والی نسلیں ان کو ہی کوسیں گی۔ جبکہ انہوں نے اپنی ذمہ داری کو ادا نہ کیا۔ پس جہاں اس واقعہ کی شناعت کا اظہار کیا ہے۔ وہاں میں اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جماعت کے لوگ اپنے فرض کو سمجھیں۔ اور اس جذبہ سے کام کریں۔ کہ اگر ہم نے جلدی نہ کی۔ تو ہم ہلاک ہو جائیں گے ؛

عملۂ پوسٹ آفس ڈلہوزی پر ویر بھارت کا بیجا اعتراض

۲۱ ستمبر کے اخبار ویر بھارت میں ڈلہوزی کے عملۂ پوسٹ آفس کے خلاف ایک مضمون بعنوان "ڈلہوزی کے ڈاکخانوں میں پاکستان" شائع ہوا ہے۔ جس میں بے جا طور پر سپرنٹنڈنٹ صاحب ڈاکخانہ جات گورداسپور کے حسن انتظام میں دخل اندازی کی گئی ہے۔

تعجب ہے کہ آزادی اور آزاد خیالی کا دعویدار اخبار اس سال اتفاقی طور پر مسلمان پوسٹماسٹروں کے اکٹھا ہو جانے کو پاکستان کا قیام قرار دے رہا ہے۔ لیکن گزشتہ سالوں میں جبکہ قریباً تمام پوسٹ آفسز میں ہندو سب پوسٹ ماسٹر ہی مقرر ہوتے رہے ہیں۔ اس نے "ڈلہوزی کے ڈاکخانوں پر کانگرسی تسلط" کا اعلان کبھی نہ کیا تھا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو زبانی طور پر تو آزادی کے خواہاں اور اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کے دعویدار ہیں۔ لیکن عملی حالت یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو معمولی جائز حقوق مل جانا بھی ان کو گوارا نہیں۔ اس سے ان لوگوں کی مسلمانوں کے بارہ میں پالیسی واضح ہوتی ہے۔

اخبار مذکور کا فرض تھا کہ ڈاکخانہ کے عملہ پر اعتراض کرتے ہوئے دوسرے محکمہ جات پر بھی نگاہ ڈال لیتا۔ سچ ہے کہ دوسرے کی آنکھ کا تنکا بھی نظر آ جاتا ہے۔ لیکن اپنی آنکھ کا شہتیر بھی نہیں۔ کورٹ ڈلہوزی میں معمولی اردلی سے لے کر S. D. O. تک تمام ہندو ہیں کمیٹی میں سوائے دو مسلمان کلرکوں کے سب ہندو ہیں۔ اور مسلمانوں نے اس پر اعتراض نہیں کیا۔ اگر بلحاظ آبادی بھی ڈلہوزی کے ڈاکخانوں میں پاکستان کی حقیقت پر غور کیا جائے۔ تو اخبار مذکور کی صریح غلط بیانی کا پول کھل جاتا ہے۔ صوبہ پنجاب میں مسلم آبادی کی اکثریت ہے۔ جس کی بناء پر مسلمان ۵۵ فی صدی حقوق کے حقدار ہیں۔ لیکن حالت یہ ہے کہ ڈلہوزی کے کلریکل اور سب پوسٹ ماسٹر سٹاف کی تعداد ۱۲ ہے۔ جن میں مسلمان کل چھ ہیں۔ گویا ان کے ۵ فی صدی حقوق ہندوؤں کو حاصل ہیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ عملہ ڈاکخانہ کے کسی ہندو کلرک کی ذاتی شکایات کو آڑ بنا کر مسلمانوں اور محکمہ پوسٹ آفس پر ناجائز حملہ اور گورنمنٹ کی ایڈمنسٹریشن پر نکتہ چینی کی گئی ہے۔ اور خواہ مخواہ ہندو مسلم سوال پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے حالانکہ ڈلہوزی کی ہندو پبلک کو کوئی شکائت نہیں ڈاکخانہ کے محکمہ سے تاجروں کو زیادہ واسطہ پڑتا ہے۔ اور ڈلہوزی کی ٹریڈرز ایسوسی ایشن کے سیکرٹری صاحب نے حسب ذیل تحریر الفضل کو بغرض اشاعت بھجوائی ہے۔

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب

نمستے! ۲۱ ستمبر کے "ویر بھارت" میں خبر بعنوان "ڈلہوزی کے ڈاکخانوں میں پاکستان" پڑھ کر ڈلہوزی پبلک اور خصوصاً ہندو طبقہ کو بڑی حیرانی ہوئی ہے۔ کیونکہ اس خبر میں کوئی اصلیت نہیں ہے۔ بالکل بے بنیاد اور جھوٹ ہے۔ ہندوؤں کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہے۔ بلکہ پوسٹ ماسٹر صاحبان کی خوش اخلاقی سے ہر قوم کا شخص مطمئن ہے۔ اور ان کے ہندوؤں کے ساتھ خوشگوار تعلقات ہیں ؛

Hans Raj. Arora
Sec. Traders
Association
Dalhousi

امید ہے کہ حکام بالا اس قسم کی بے سروپا تحریروں کو کوئی وقعت نہ دیں گے ؛ خاکسار۔ قدرت اللہ شاد مولوی فاضل از ڈلہوزی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مویشیوں میں متعدی امراض پھیلنے کے خدشات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماتا یا سیتلا:۔ یہ مرض کرنال۔ انبالہ۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ۔ لائل پور۔ اور منٹگمری کے اضلاع میں اب بھی کہیں کہیں پایا جاتا ہے۔ مگر ڈر ہے۔ کہ مویشیوں کے میلہ ہائے مویشیان سے آنے جانے سے یہ مرض آئندہ موسم سرما میں صوبہ بھر میں نہ پھیل جائے۔ اس لئے مویشیوں کے مالکوں کو چاہیئے کہ دیہات میں بیماری نمودار ہوتے ہی نزدیک ترین مویشی ہسپتال کے ڈاکٹر صاحب کو اطلاع دے دیں۔ نیز حفظ ماتقدم کے طور پر اپنے مویشیوں کو ٹیکہ کرا دیں۔

گل گھوٹو:۔ یہ مرض ملتان ڈویژن میں عام ہے۔ اور سیالکوٹ اور شیخوپورہ کے اضلاع میں پھیلنے والا ہے۔ بارشوں کے بعد یہ دوسرے علاقوں بالخصوص نشیبی اور دریائی حصوں میں وبا کی صورت اختیار کر سکتا ہے۔ ایسے علاقوں کے مالکوں کو چاہیئے۔ کہ قریب ترین وٹرنری ڈاکٹر صاحب سے مل کر مویشیوں کو ٹیکہ کرانے کا انتظام کریں۔

منہ کھر:۔ اس بیماری کے تمام اضلاع میں پھیلنے کا امکان ہے۔ اس کے پھیلنے کی وجہ مویشیوں کی نقل و حرکت کیلئے تارامیرا کا تیل اور پھٹکری اور پاؤں کے زخموں کے لئے فینائل اور نیلا تھوتھا استعمال کیا جائے اس مرض کی روک تھام کے لئے فٹ باتھوں کو بھی کثرت سے استعمال کرنا چاہیئے۔

بلیک کوارٹر:۔ یہ مرض حسب ذیل اضلاع میں کہیں کہیں نمودار ہوگا۔ کرنال۔ (تحصیل کرنال اور پانی پت) انبالہ (تحصیل روپڑ) رہتک (تحصیل جھجر) حصار (تحصیل بھوانی اور حصار) مظفر گڑھ۔ ڈیرہ غازی خاں۔ راولپنڈی۔ جہلم۔ اور اٹک۔ ان رقبوں کے مویشیوں کے مالکوں کو چاہیئے۔ کہ وہ چھوٹی عمر کے جانوروں کو ٹیکہ کرائیں۔ اور جو جانور اس بیماری سے مرجائیں انکی لاشیں زمین میں گہری دبا دیں۔

سرا:۔ گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ اور گورداسپور کے اضلاع میں اس بیماری کے وسیع طور پر پھیلنے کا خدشہ ہے۔ پہلے دو اضلاع میں تو شروع ہو چکی ہے۔ اسکے علاوہ انبالہ ڈویژن، گجرات، شاہ پور، میانوالی جہلم۔ ڈیرہ غازی خاں، مظفر گڑھ، چنیوٹ (ضلع جھنگ) جالندھر۔ فیروزپور اور ہوشیارپور کے اضلاع میں بھی کہیں کہیں پھیلنے کا امکان ہے۔ بیماری شروع ہوتے ہی اپنے مویشیوں کو نزدیک ترین مویشی ہسپتال میں لائیں اور علاج کے دوران میں اور اسکے بعد ایکماہ تک انہیں اچھی خوراک دیں۔

کرمی امراض:۔ ان بیماریوں کے پھیلنے کا امکان دلدل۔ دریائی اور نشیبی علاقوں میں ہے جہاں پانی ہمیشہ کھڑا رہتا ہے۔ یہ بیماریاں بھیڑ بکریوں پر حملہ آور ہوتی ہیں۔ بھیڑوں کو ہر ماہ نیلے تھوتھے اور کمیلے سے نہلانا چاہیئے۔ یہ بیماری پر قابو پانے کا سستا اور موثر ذریعہ ہے۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

سرمہ ہو تو ایسا

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

— صرف ایک ہفتہ کے سرٹیفکیٹ —

جناب گیانی مالک چند صاحب بی۔ اے پرسنل اسسٹنٹ آنریبل پولٹیکل ایڈوائزر صاحب بہادر گورنمنٹ بھوپال تحریر فرماتے ہیں کہ آپکے سرمہ سے بہت فائدہ ہوا۔ براہ کرم ایک تولہ اور بھیجئے

جناب سید ظہور حسنین صاحب اوورسیر دہلی سے لکھتے ہیں۔ کہ آپکے سرمہ نے بہت فائدہ دیا۔ تین تولہ اور بھیجئے۔

جناب محمد فیروز خاں صاحب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز چارسدہ لکھتے ہیں کہ آپ کا سرمہ استعمال کیا۔ بیحد مفید پایا۔ تین شیشی اور ارسال کیجئے۔

جناب محمد اکرام خاں صاحب سب انسپکٹر پولیس ٹھل (سندھ) سے لکھتے ہیں کہ آپکا سرمہ بیحد ہی مفید رہا۔ براہ کرم ۲ تولہ کی ۲ شیشیاں اور بھیجئے۔

دنیا مان گئی ہے کہ موتی سرمہ ضعف بصر ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ گوہانجنی۔ رتوندا (شب کوری) ابتدائی موتیا بند وغیرہ۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں قیمت فی تولہ دو روپیہ آٹھ آنے۔ محصولڈاک علاوہ

خصوصیت اس کارخانہ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس کا منیجر طبیہ کالج علیگڑھ کی اعلیٰ ڈگری (ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس) یافتہ ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس کارخانہ کی ہر ایک دوا بفضل ایزدی تیر بہدف ثابت ہو رہی ہے۔

ملنے کا پتہ

منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان پنجاب

ایک تازہ شہادت

مولانا عبدالمجید صاحب سالک مدیر روزنامہ انقلاب لاہور۔ ایک تازہ مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔ "مرسلہ چیزیں واقعی بے نظیر ہیں ایسی صاف ستھری ادویہ عطاروں کے ہاں کہاں ملسکتی ہیں"

طبیہ عجائب گھر قادیان

احباب کرام

اگر آپ کو ہماری بات کا یقین نہیں کہ عزیز کا بالک منجن دانتوں کی تمام بیماریوں کیلئے مفید ہے۔ تو ایک دفعہ آپ آزمائش کر لیجئے۔ بفضل خدا آپ کی ہر طرح سے تسلی ہو جائے گی قیمت فی شیشی ۶/ تین شیشی کی قیمت ۱/ علاوہ محصولڈاک۔

ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے

عزیز کار بالک اسٹور ریلوے روڈ قادیان

کوئین پاؤڈر سے

جوہر مخصوص کو ضائع ہونیسے بچائیے

قیمت دو روپیہ

دی کوئین سٹورز قادیان

اعلان نکاح

مسماۃ ریشم بی بی بنت کریم بخش صاحب کا نکاح بالعوض مبلغ چھ صد روپیہ (۶۰۰/) مہر پر میاں مہرالدین صاحب ولد امام الدین صاحب کے ساتھ مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۴۳ء کو جناب مولوی علی احمد صاحب فاضل انسپکٹر بیت المال نے پڑھا۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جانبین کیلئے مبارک کرے۔ خاکسار صوفی غلام محمد احمدی انجمن احمدیہ چک ۲۷ الف ڈاکخانہ کاچلو ضلع تھرپارکر سندھ

فوری ضرورت ہے

سندھ جننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری کنری میں مندرجہ ذیل آسامیاں خالی ہیں۔ امیدواران جلد از جلد اپنی درخواستیں بمعہ نقول سرٹیفکیٹس بنام منیجر صاحب سندھ جننگ فیکٹری کنری بجے ریلوے "سندھ" کو بھجوا دیں۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔

(۱) ڈیلوری کلرک (۲) پریس کلرک (۳) گیٹ کیپر (۴) چوکیدار۔

امراء یا پریذیڈنٹ صاحبان کی سفارشیں بھی ضرور آنی چاہیئیں

المعلن

سپرنٹنڈنٹ ایم این سنڈیکیٹ۔ قادیان

دو مکان قابل فروخت ہیں

ایک محلہ دارالعلوم میں رقبہ دس مرلہ پختہ بنا ہوا۔ دوسرا محلہ دارالرحمت میں اتنے ہی رقبہ کا ہے۔ عمارت پختہ ہے۔ خواہشمند احباب پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں:۔

(چوہدری) ثناء اللہ محلہ دارالعلوم قادیان

شباکن!

ملیریا کی کامیاب دوا ہے!

کونین خالص تو ملتی نہیں اور اگر ملتی ہے تو ۱۶ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو شباکن استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص ایک روپیہ چھ آنہ۔ پچاس قرص گیارہ آنہ۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

نوٹ:۔ ایک دو اشاعتوں میں یکصد قرص کی قیمت ۱/۶ چھپی ہے جو غلط ہے تصحیح کر لی جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۲۸ ماہ تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

۱۱۰۱۔ رشیم بی بی صاحبہ گورداسپور	۱۱۱۱۔ سعیدہ خاتون صاحبہ گورداسپور	۱۱۲۱۔ مبارک اللہ صاحب بنگال
۱۱۰۲۔ حیدر علی صاحب "	۱۱۱۲۔ سردار بی بی صاحبہ "	۱۱۲۲۔ فرید احمد صاحب "
۱۱۰۳۔ شاہ نواز خانصاحب ڈیرہ غازیخاں	۱۱۱۳۔ رمضان بی بی صاحبہ "	۱۱۲۳۔ غلام فرید صاحب گورداسپور
	۱۱۱۴۔ بلند خان صاحب "	۱۱۲۴۔ عصمت خاتون صاحبہ بہار
۱۱۰۴۔ صوبا صاحب گورداسپور	۱۱۱۵۔ منشی صاحب "	۱۱۲۵۔ محمد نسیم صاحب یوپی
۱۱۰۵۔ کرم الدین صاحب "	۱۱۱۶۔ عمر الدین صاحب "	۱۱۲۶۔ عبدالرحمن صاحب مظفر گڑھ
۱۱۰۶۔ خلیل الرحمن صاحب "	۱۱۱۷۔ کرم بی بی صاحبہ امرتسر	۱۱۲۷۔ نور بیگم صاحبہ لاہور
۱۱۰۷۔ سرداراں صاحبہ "	۱۱۱۸۔ جان محمد صاحب "	۱۱۲۸۔ مرزا ناصر احمد بیگ صاحب "
۱۱۰۸۔ مختار احمد صاحب "	۱۱۱۹۔ عبدالرحمن صاحب نومسلم گورداسپور	۱۱۲۹۔ مرزا نصیر احمد بیگ صاحب "
۱۱۰۹۔ منیر احمد صاحب "		۱۱۳۰۔ ناصرہ ریاض بیگم صاحبہ
۱۱۱۰۔ راشدہ بیگم صاحبہ "	۱۱۲۰۔ حافظ عبدالرحمن صاحب ناز بنگال	۱۱۳۱۔ ایم اے کے رفیق اللہ صاحب بنگال

امسال فطرانہ کس شرح سے ادا کیا جائے

ماہ رمضان کے بے شمار برکات میں سے ایک خاص برکت یہ بھی ہے۔ کہ اس مہینہ میں عبادات و ریاضیات کے علاوہ صدقہ و خیرات کے مواقع بھی میسر آتے ہیں۔ جو روحانی ترقی کی منزلیں طے کرنے میں ممد و معاون ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ و خیرات کی رفتار اس مہینہ میں تیز آندھی کے مشابہ ہوتی تھی۔ شریعت اسلامی میں صدقہ فطر کی ادائیگی ہر مسلمان کے لئے ضروری قرار دی گئی ہے۔ یہ صدقہ گھر کے جملہ افراد کی طرف سے عید کی نماز سے پہلے ادا کرنا لازمی ہے۔ جس کی شرح فی کس ایک صاع یعنی ۳ سیر پختہ غلہ گندم ہے جس کا نصف بھی دیا جا سکتا ہے۔ لیکن مستحب یہی ہے۔ کہ پورا صاع دیا جائے۔ قادیان کے موجودہ نرخوں کے حساب سے پورے صاع کی قیمت ۱۲/ اور نصف صاع کی ۶/ ہوتی ہے۔ بیرونجات کے احباب گندم کے نرخ کے حساب سے اس میں کمی یا بیشی کر سکتے ہیں۔ اگر مقامی جماعت میں اس قسم کے غیر مستطیع اور غرباء لوگ موجود ہوں جو کہ صدقہ لینے کے مستحق ہوں۔ تو فراہم شدہ رقم میں سے ان کی امداد بھی کی جا سکتی ہے لیکن باقی ماندہ رقم بہرحال مرکز میں بھیجدی جائے۔ تا مقامی غرباء و مساکین و یتامیٰ اور دار الشیوخ کے غریب طالب علموں وغیرہ پر جن کے اخراجات کی ذمہ داری سلسلہ پر ہے، خرچ کی جائے۔ اس بات کا خاص خیال رکھا جائے۔ کہ فطرانہ کی رقم ماہ رمضان میں ہی وصول کر لی جائے تاکہ عید کے دن سے پہلے پہلے مستحقین میں تقسیم ہو کر عید کی خوشی کا سامان خریدنے میں ان کے کام آ سکے۔

ناظر بیت المال

سادگی کا سبق

صدر محترم نے گذشتہ اجتماع کے موقعہ پر خدام کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

سادہ پہنو۔ سادہ کھاؤ۔ سادہ پیو۔ سادہ سوچو۔ سادہ سمجھو۔

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ہمیں سادگی کا سبق دیتا ہے۔ ہم یہ ایام نہایت سادگی کے ساتھ بسر کریں گے۔ زمین پر سونا۔ ادنیٰ غذا کا استعمال اور معمولی پارچات ہمارا شعار ہوں گے۔ پس اس اجتماع میں شامل ہو کر تحریک جدید کی غرض کو سمجھئے۔ تا ہمارے ہر کام میں مومنانہ سادگی پیدا ہو جائے۔ اور دنیا کی مشکلات کو سر کرنا ہمارے لئے بہت آسان ہو جائے۔ یہ اجتماع ۲۲-۲۳-۲۴ ماہ اخاء (اکتوبر) کو قادیان میں منعقد ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ العزیز۔ خاکسار ناصر احمد مہتمم اشاعت اجتماع سالانہ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۲ ستمبر۔ جنوبی اٹلی میں ایک طرف تو اتحادی جنگی جہاز نیپلز کی اہم سمندری چھاؤنی پر گولے برسا رہے ہیں! اور دوسری طرف بری فوجیں ہٹ جانے کے لئے مورچے سنبھال رہی ہیں۔ جنرل آئسن ہاور حال ہی میں سیلرنو کے محاذ کا دورہ کر کے واپس آئے ہیں آپ نے ایڈمرل کننگھم جنرل الیگزینڈر اور ایئر چیف مارشل کے کام کو بہت سراہا اور بتایا کہ تینوں فوجیں پورے تعاون سے کام کر رہی ہیں سیلرنو میں اتحادی فوجوں کے اترنے کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ گو اس میں ہمارا کافی نقصان ہوا۔ مگر ہمارے اندازہ سے زیادہ نہیں ہوا۔ جب ہماری فوجیں اتریں۔ تو جرمنوں نے سخت مقابلہ کیا۔ مگر ان کی پھیلائی ہوئی یہ خبر جھوٹی ہے۔ کہ انہوں نے اتحادی فوجوں کو واپس سمندر میں دھکیل دیا ہے۔ انہوں نے سیلرنو کے شمال مشرق میں ایسے مورچے سنبھال لئے ہیں جہاں وہ آخر دم تک لڑنا چاہتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمن نیپلز میں عمارتوں کو گرا رہے ہیں۔ شہر سے دھوئیں کے بادل اٹھتے نظر آتے ہیں۔ ڈوڈیکانیز کے تینوں جزیروں پر برطانوی فوجیں قابض ہو چکی ہیں۔ ایک جزیرہ کے ہوائی اڈہ سے برطانوی جہاز اڑ کر یونان میں دشمن کے ٹھکانوں پر حملے کر رہے ہیں۔ سماکس کے جزیرہ پر برطانوی فوج اتری تو وہاں کی اطالوی فوج نے اس کا استقبال کیا۔ یہ تینوں جزیرے بڑی فوجی اہمیت رکھتے ہیں۔

الجیرس ۲۲ ستمبر۔ آزاد فرانسیسی کمیٹی کے ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آزاد فرانسیسی فوج کے جو دستے کارسیکا میں اترے تھے۔ انہوں نے تمام مغربی علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۲۲ ستمبر۔ کل مسٹر چرچل نے پارلیمنٹ میں دو گھنٹے ایک بیان دیا جس میں کہا کہ عنقریب یورپ کے کسی مقام پر ایک کانفرنس ہوگی۔ جس میں برطانیہ امریکہ اور روس کے وزرائے خارجہ شریک ہوں گے۔ ۷ ستمبر تک ۴ ماہ کے عرصہ میں دشمن شمالی اٹلانٹک میں ایک بھی اتحادی جہاز غرق نہیں کر سکا۔ لیکن اب پھر یو بوٹوں کی سرگرمیاں بڑھ رہی ہیں۔ اور اس وقت ایک جہازی قافلہ پر وہ حملہ کر رہی ہیں جنوبی اٹلی میں نیپلز کے اوپر اتحادی فوجوں کا اترنا ممکن نہ تھا۔ اتحادی طیارے زیادہ سے زیادہ نیپلز تک مار کر سکتے تھے۔ سیلرنو کے محاذ پر اتحادی طیاروں نے ۲۴ گھنٹوں میں دشمن کی فوجوں پر ۱۴۰۰ ٹن بم گرائے۔ اور ۲½ ہزار بار پرواز کی۔ اب آٹھویں اور پانچویں فوجیں مل کر حملے کر رہی ہیں۔ دشمن کی حالت بہت خراب ہو چکی ہے اور حملوں میں پہل اب ہمارے ہاتھ میں ہے۔ اور ہم ایک چوڑے مورچے پر آگے بڑھ رہے ہیں سولینی اب جرمن سنگینوں کی مدد سے اٹلی میں پھر فاسسٹ حکومت قائم کرنے کے خواب دیکھ رہا ہے۔ اس نے اٹلی میں سخت خانہ جنگی شروع ہوگی۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ قوم پرست حلقوں کو حکومت کے گرد اکٹھا کر دیں۔ اور کوئزلنگ عناصر کو ملیامیٹ کر دیں۔

ماسکو ۲۲ ستمبر۔ روسی اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ انہوں نے کیف سے ۷۵ میل شمال مشرق میں واقع ایک اور اہم شہر پر قبضہ کر لیا ہے بعض روسی دستے گومیل شہر پر تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ روسی فوجوں نے سمالنسک کے گرد گھیرے کو اور تنگ کر دیا ہے۔ بعض اور روسی دستوں نے ایک اور اہم شہر پر جو بریانسک اور سمالنسک کے درمیان ہے قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۲۲ ستمبر۔ برطانوی ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ کل پھر انگریزی اور امریکی بمباروں نے شمالی فرانس اور ہالینڈ پر بڑے زور کے حملے کئے۔ انگریزی بمباروں نے کوئلے کی ایک بھٹی پر بم گرا کر دشمن کو سخت نقصان پہنچایا۔ اور امریکی بمباروں نے دشمن کے ایک ہوائی اڈے پر سخت حملے کئے۔ دشمن کے بعض جہاز مقابلہ کے لئے۔ ان میں سے تین فائٹر گرا لئے گئے۔ ہمارے ۳ فائٹر لاپتہ ہیں۔

لنڈن ۲۱ ستمبر۔ حکومت برطانیہ کے وزیر خزانہ سر کنگزلے ووڈ آج صبح حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے فوت ہو گئے۔

واشنگٹن ۲۱ ستمبر۔ شمالی نیو گنی میں لے اور سیلاموا کے درمیان آسٹریلین فوجیں امریکن طیاروں سے اتر گئی ہیں۔ اور اہم ٹھکانوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اس طرح لے سے ہٹنے والی جاپانی فوجوں کے لئے سخت خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔